Al-Marjān Research Journal
Open Access
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Understanding Drugs, Islamic Prohibition, Social and Individual Harms, and Preventive Strategies — An Analytical and Critical Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

منشیات کی تفہیم، شرعی حرمت، سماجی وفردی نقصانات اور انسدادی حکمتِ عملی: قرآن وسنت کی روشنی میں تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Haq Nawaz** (Corresponding Author)
   Alumni, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan.
   Email: drhaqnawaaz@gmail.com
2. **Ameer Maviya**
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
3. **Dr. Rehmat Din**
   Visiting Lecturer, Institute of Education and Research, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Citation

Nawaz, Dr. Haq, Ameer Maviya, and Dr. Rehmat Din." Tafseer Hidayat-ul-Quran: An Analytical Study of Intellectual, Stylistic, Pedagogical, and Da'wah-oriented Features in the Exegesis of Mufti Saeed Ahmad Palanpuri." *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 735–752.

Submission Timeline

Received: Mar 24, 2025
Revised: April 11, 2025
Accepted: May 01, 2025
Published Online: May 21, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Understanding Drugs, Islamic Prohibition, Social and Individual Harms, and Preventive Strategies — An Analytical and Critical Study in the Light of the Qur'an and Sunnah

منشیات کی تفہیم، شرعی حرمت، سماجی و فردی نقصانات اور انسدادی حکمتِ عملی: قرآن و سنت کی روشنی میں تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ

☆ڈاکٹر حق نواز ☆امیر معاویہ ☆ڈاکٹر رحمت دین

Abstract

Drug abuse is a destructive phenomenon that endangers human health, dignity, and future. In the modern era, it has emerged as one of the most alarming social problems, affecting individuals and societies alike. In Islam, the prohibition of intoxicants is established in the Qur'an through a gradual four-stage process, culminating in a complete ban, while Hadith literature identifies drug consumption as a significant sign of the approaching Day of Judgment. Drugs impair physical and mental health, leading to various diseases, destroying families, eroding moral and social values, and increasing crime rates. The youth, as the backbone of society, are particularly vulnerable, and their potential is often wasted due to addiction. In Pakistan, the rising drug epidemic is fueled by weak faith, bad company, loneliness, unlawful earnings, misuse of medication, depression, pretension, failures, easy accessibility of drugs, and lack of awareness. Islam offers a comprehensive preventive strategy that emphasizes spiritual and moral reform alongside practical measures. These include regular recitation of the Qur'an, remembrance of Allah, good companionship, strengthening family bonds, timely marriages, lawful livelihood, proper medical guidance, self-care, sincerity in actions, establishing justice, avoiding oppression, and acquiring religious knowledge. By implementing these measures, individuals and communities can protect themselves and future generations from the scourge of drugs. This research critically examines drug use, its Islamic prohibition, societal and personal harms, and offers practical solutions grounded in the teachings of the Qur'an and Sunnah.

Keywords: Islam, Qur'an, Sunnah, drugs, health, prevention, youth, society

تعارف موضوع

صحت مند زندگی اللہ تعالی کا عطا کردہ عظیم تحفہ ہونے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی دی ہوئی امانت بھی ہے، اس کی حفاظت اور قدر کرنا ہم سب پر لازم ہے جس کے بارے پوچھ ہو گی۔۔لہذا ہمیں کسی ایسے عمل و فعل کی اجازت نہیں ہے کہ جس سے انسانی صحت یا زندگی متاثر ہو۔زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، اس کی قدر ہر اس پر فرض ہے جس کو یہ زندگی ملی ہے کیونکہ زندگی ایک بار ملتی ہے، انسانی زندگی اور صحت کو آج

☆ ایلومنائی، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔
☆ وزٹنگ لیکچرر، ادارہ تعلیم و تحقیق، یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور، پاکستان۔

جن بڑے خطرات اور چیلنجز کا سامنا ہے ان میں منشیات اس لحاظ سے سرفہرست ہے کہ یہ نہ صرف فرد کی صحت پر اثرانداز ہوتا ہے بلکہ پوری معاشرت کو بھی متاثر کرتا ہے۔منشیات کی لت نہ صرف ایک شخص کی زندگی کو برباد کر دیتی ہے بلکہ پورے معاشرے کے لیے بھی خطرہ بن جاتی ہے۔ نشہ کرنے والا انسان اپنی صحت، عزت، اور مستقبل کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور آہستہ آہستہ معاشرے کے لیے ایک بوجھ بن جاتا ہے۔منشیات ایک ایسا زہر ہے جو آہستہ آہستہ فرد، خاندان اور معاشرے کو نگل جاتا ہے۔منشیات کا استعمال آج کے دور میں ایک عالمگیر مسئلہ بن چکا ہے۔26 جون کو پوری دنیا میں عالمی یوم انسدادِ منشیات کے طور پر منایا جاتا ہے۔دنیا بھر کے ممالک، مذاہب، اور معاشرتیں اس ناسور کے خلاف برسرِپیکار ہیں۔ تاہم اسلامی تعلیمات میں اس مسئلے کے متعلق نہایت واضح اور جامع ہدایات موجود ہیں۔اسلام نے زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی بھلائی اور فلاح کو مدنظر رکھا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں تمام نشہ آور اشیاء کو محظورات (ممنوعہ) قرار دے کر انسانی شرف وقدر کا وقار برقرار رکھنے کی تدبیر کی گئی ہے۔اس لئے لازم ہے کہ منشیات جیسے معاشرتی ناسور کا سدباب اور تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیا جائے۔

مبحث اول: منشیات کا مفہوم اور شرعی حیثیت

1. منشیات کی تعریف

'مُنَشِّیات 'کا معنی ہے نشہ آور اشیاء[1] نشہ آور اشیاء کو مجموعی طور پر منشیات کہا جاتا ہے۔نشہ سے عام طور پر مراد ایسی اشیاء ہیں جو آدمی کے سوچنے سمجھنے کی قدرتی صلاحیت کو بڑی حد تک متاثر کریں۔جن کے استعمال سے وقتی بے خودی، بے نیازی اور مدہوشی جیسی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

2. نشہ آور اشیاء کے اثرات

نشئی کو ایسا لگتا ہے جیسے اسے کوئی خاص سکون سا ہو گیا ہو مگر اس قسم کے سکون کے متلاشی افراد اس لت میں ایسے مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان لوگوں کی نہ صرف گھریلو زندگی برباد ہوتی ہے بلکہ معاشی و معاشرتی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔"نشہ" ایک ایسا لفظ ہے جس کے زبان پر آتے ہی اس کی خرابیاں نگاہوں کے سامنے گھومنے لگتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ایک صالح و صحت مند معاشرہ اسے ہرگز قبول نہیں کرتا۔دنیا کے تمام ممالک میں منشیات کے استعمال پر قانوناً پابندیاں عائد نظر آتی ہیں، لیکن باوجود اس کے دنیا بھر میں آج ایسے افراد کی بہت بڑی تعداد موجود ہے جو منشیات کا شکار ہے۔اس وقت پوری دنیا میں منشیات کے استعمال کا جو عام رواج چل پڑا ہے، خاص طور سے نوجوان نسل جس بری طرح سے نشے کی لت میں مبتلا ہو رہی ہے، وہ ہر صاحب فکر کے لئے بے حد تشویش ناک صورت حال ہے، تمام احتیاطی تدبیروں کے باوجود منشیات کے استعمال کی شرح میں کمی کے بجائے مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

3. اسلامی نقطہ نظر سے منشیات کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے بالکل وضح فرمادیا کہ منشیات کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ"[2]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔

[1] - https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-munashshiyaat?lang=ur

[2] - Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Māja,* Ḥadīth no. 3393 (n.p., n.d.).

مبحث دوم: قرآن و سنت میں منشیات کی ممانعت

1. قرآن پاک میں شراب کی حرمت کے چار مراحل

منشیات کا جب ذکر ہو تو سب سے پہلے جو نشہ آور چیز ہمارے ذہنوں میں آتی ہے وہ شراب ہے۔ شراب ام الخبائث اور ام المنشیات ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے شراب کی حرمت میں اس معاشرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے جہاں شراب کا استعمال بہت زیادہ تھا، تدریجاً اور مرحلہ وار اس مسئلہ کا حل کیا گیا۔ قرآن پاک میں شراب کی حرمت کا ذکر چار مراحل میں آیا ہے۔

i. **سورۃ النحل: نشہ اور رزق کا تقابل:** پہلے مرحلے میں مکی دور میں ہی سورۃ النحل میں اللہ تعالی کی لاتعداد نعمتوں کے ذکر کے ضمن میں بتایا گیا کہ کھجور اور انگور کی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دی ہیں ان سے تم نشہ بھی حاصل کرتے ہو اور اچھا رزق بھی۔ فرمایا

وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ-اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ [3]

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نشہ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند لوگوں کیلئے نشانی ہے۔

یہاں اچھے رزق کے ساتھ تقابل کر کے قرآن نے واضح کیا کہ ان پھلوں سے نشہ آور مشروب بنانا اچھا کام نہیں ہے۔

ii. **سورۃ البقرہ: اثم کبیر اور مادی فوائد:** دوسرے مرحلے میں ہجرت کے کچھ عرصے بعد غزوۂ بدر سے قبل مسلمانوں کو بتایا گیا کہ شراب اور جوئے میں بظاہر بعض لوگوں کو مادی فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن ان کا اخلاقی نقصان ان مادی فوائد سے بہت زیادہ ہے۔ فرمایا

يَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِؕ-قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘-وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ-[4]

ترجمہ: آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیں: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔

اثم کبیر کہہ کر اشارہ کر دیا کہ ان دونوں سے بچنا ان میں مبتلا ہونے سے بہت بہتر ہے۔ تاہم ابھی شراب کی حرمت کی صراحت نہیں کی گئی تھی، اگرچہ جو لوگ 'مزاج شناس نبوت' تھے انھوں نے جان لیا تھا اور کئی ایمان والوں نے چھوڑ دیا۔

iii. **سورۃ النساء: نشہ اور نماز کی ممانعت:** تیسرے مرحلے میں سورۃ النساء میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ آئیں۔ فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ [5]

ترجمہ: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو

ظاہر ہے کہ نماز کی ادائیگی فرض تھی۔ اس لیے اب کم از کم نماز کی ادائیگی کے اوقات میں ممانعت صریح الفاظ میں آگئی۔ واضح رہے کہ یہ ممانعت صرف شراب کے نشے کی نہیں بلکہ ہر نشے کی ہے خواہ وہ ڈرگز اور دیگر منشیات سے ہو۔

iv. **سورۃ المائدہ: حتمی حرمت اور اجتناب:** چوتھے مرحلے میں سورۃ المائدۃ میں حتمی حکم دیا گیا کہ نام لے کر کئی چیزیں ذکر کی گئیں، جن میں خمر بھی ہے، کہ ان میں سے ہر چیز گندگی اور شیطانی عمل ہے اس لیے اس سے "اجتناب" کرو۔ فرمایا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُوَالْمَيْسِرُوَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [6]

[3] Al-Naḥl, 16:67.
[4] Al-Baqarah, 2:219.
[5] Al-Nisā', 4:43.
[6] Al-Nisā', 4:43.

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، مورتیاں، جوے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

2. احادیث مبارکہ میں منشیات کی ممانعت

مختلف احادیث میں قرب قیامت کی علامتوں میں شراب اور منشیات کے کثرتِ استعمال کا ذکر عام ملتا ہے۔ یہ منظر آج ہر جگہ ہمارے سامنے نمایاں ہے۔ مختلف مشروبات، ماکولات، گولیوں، پڑیوں، انجکشنوں اور کیپسولوں کی شکل میں نشہ کا زہر نوجوانوں کی صحت اور کردار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ[7]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ شراب کا عادی ہو گیا تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پیے گا۔

اور ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَحِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ[8]

ترجمہ شرابی شراب پیتے وقت مؤمن نہیں رہتا۔"

اس سے شراب کے علاوہ ہر وہ چیز جو معاشرے میں انسانی عقل میں فتور لاتی ہو، اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے، اس لیے دین اسلام معاشرے میں منشیات کی پیداوار کی اجازت دیتا ہے نہ اس کی خرید و فروخت کی۔ منشیات کے نتائج اور اس کی قباحت سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اِجْتَنِبُوْا الْخَمْرِ؛ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ[9] ترجمہ: شراب سے بچو، کیونکہ وہ خباثتوں کی جڑ ہے۔"

مبحث سوم: منشیات کے نقصانات

1۔ دینی نقصانات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور کی بنا پر جو شرف بخشا ہے، منشیات کے استعمال سے وہ اس سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۔ ہر مسلمان عقل کی وجہ سے احکام شرعیہ کا مکلف ہوتا ہے اور اسی مکلف ہونے کی وجہ سے وہ صاحبِ احترام ہوتا ہے۔ منشیات کے استعمال سے عقل متاثر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

۳۔ منشیات کا استعمال انسان کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے غافل انسان شیطان کا ترنوالہ بن جاتا ہے۔

۴۔ شراب پینے سے کوڑے کی حد واجب ہوتی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَفَاجْلِدُوْهُ[10]

[7] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishāpūr: Dār al-Khilāfa al-ʻIlmiyya, 1330 AH), Ḥadīth no. 5218.
[8] Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Maktaba Raḥmāniya, n.d.), Ḥadīth no. 5578
[9] Nasāʼī, Aḥmad ibn Shuʻayb, *Sunan al-Nasāʼī* (n.p., n.d.), Ḥadīth no. 5682.
[10] Tirmidhī, Abū ʻĪsā Muḥammad ibn ʻĪsā, Al-*Jāmiʻ al-Tirmidhī* (n.p., n.d.), Ḥadīth no. 1444.

ترجمہ: جس نے شراب پی لی، اسے کوڑے لگاؤ

۵۔ اسلامی معاشرے میں منشیات کا استعمال کرنے والا شخص ایک مجرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں شراب پینے پر حد جاری ہوتی رہی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شرابی کی حد اسّی کوڑے ہے۔ اور دیگر نشہ آور اشیاء کی سزا مسلمانوں کے قاضی کے اختیار سے جاری ہوتی ہیں۔

2۔ اخروی نقصانات

اس شیطانی عمل پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے شراب کی وجہ سے دس لعنتیں فرمائی ہیں:

لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَىٰ عَشْرَةِ أَوْجُهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا، وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَاءِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا، وَحَامِلِهَا، وَالْمَحْمُوْلَةِ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيْهَا[11]

"۱۔ بذات خود شراب پر، ۲۔ شراب بنانے والے پر، ۳۔ شراب بنوانے والے پر، ۴۔ شراب فروخت کرنے والے پر، ۵۔ شراب خریدنے والے پر، ۶۔ شراب اٹھا کر لے جانے والے پر، ۷۔ جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی جائے اس پر ۸۔ شراب کی قیمت کھانے والے پر، ۹۔ شراب پینے والے پر، ۱۰۔ شراب پلانے والے پر۔"

3۔ صحت کے نقصانات

i. عالمی صحت تنظیم کی رپورٹ: عالمی صحت کی تنظیم (WHO) کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں دو ارب لوگ شراب پیتے ہیں۔ شراب کے علاوہ منشیات استعمال کرنے والے لوگوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔[12] لوگ سگریٹ، افیون، ہیروئن، چرس، شیشہ اور جس پاؤڈر میں سکون تلاش کرتے ہیں وہ تباہی، بربادی اور اذیت بھری موت کے سوا کچھ نہیں۔ وقتی سکون اور انجوائمنٹ کے چکر میں اس نشے نے نہ جانے کتنے پھول جیسے جوانوں کو رینگتے کیڑے اور بت بنا کر ان کی زندگیاں تباہ و برباد کر دی ہیں۔ معلوم نہیں اس نشے سے اب تک کتنی بدقسمت ماؤں کے گود اور آباد چمن اجڑ چکے ہیں۔ مقام افسوس یہ ہے کہ ہزاروں اور لاکھوں قیمتی نوجوانوں کو چوکوں، چوراہوں، گلی، محلوں اور ندی نالوں تک پہنچانے کے بعد بھی دنیا میں منشیات کی لعنت کا یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔

ii. منشیات سے پیدا ہونے والی بیماریاں: اس سے سینکڑوں امراض پیدا ہوتے ہیں جو انسانوں اور انسانی معاشرے کے لیے، خاندان کی آبادی کیلئے زہر قاتل ہیں۔ شراب، گٹکا، گانجہ، چرس، افیون وغیرہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں حلق و جگر کی خرابی، امراض قلب، اسقاط حمل، زخم معدہ، خون فاسد، تنفس کی خرابی، بدہضمی، پھیپھڑوں کی سوجن، کینسر، سر درد، بے خوابی، دیوانگی، ضعف اعصاب، فالج، ہارٹ اٹیک، دمہ، قبض، بواسیر، گردے کی خرابی، ذیابطیس، ٹی بی وغیرہ خطرناک بیماریاں ہیں۔ ان میں بعض ایسی بیماریاں ہیں جن کا انجام سرعت موت ہے۔

iii. صحت مند جسم سے محرومی: شراب، افیون، مارفین، ہیروئن اور اس جیسی نشہ آور دیگر اشیاء جسم کے ہر حصے پر اثر انداز ہوتی ہیں، مگر دماغ، آنکھ اور معدے پر اس کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں اکثر دائمی قبض، عمل تنفس کا کمزور ہونا، احساسات میں نقص واقع

---

[11] Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth no. 3380.

[12] Khan, Muhammad Imran. "Role of Forensic Evidence in Cases under Section 9(c) of the Control of Narcotic Substances Act 1997." Global Legal Studies Review 7, no. 2 (2022): 25–32. https://journals.asianindexing.com/article.php?id=1682060029632_1182.

ہونا، جس کی وجہ سے مریض ہونے کی صورت میں ان کو درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے، چنانچہ منشیات کے عادی لوگوں کو دل کا دورہ بغیر درد کے پڑتا ہے اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

iv. صحت مند اولاد سے محرومی، ایڈز اور دیگر امراض کا خطرہ: منشیات کی عادی عورتیں جب حاملہ ہوتی ہیں تو نشہ کی وجہ سے ان کے بچوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ عموماً ان کے بچے پیدائشی نقص میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بہت سے بچے ماں کے پیٹ میں ہی مر جاتے ہیں۔ ایک امریکی ماہر کا کہنا ہے کہ اس وقت امریکہ میں 616000 افراد ایڈز کے مریض ہیں۔ ان میں پچیس فیصد نشہ کرنے والے افراد ہوتے ہیں۔ ماہرین کے قول کے مطابق منشیات کے عادی افراد میں ایڈز کا مرض بڑھ رہا ہے۔[13] منشیات کا سب سے برا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ السر، معدے کا زخم اور اس کی وجہ سے دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

یہ بیماریاں بالآخر لاعلاج شکل اختیار کر لیتی ہے۔[14] جبکہ احادیث میں صاف صاف فرمایا گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ[15]"

ترجمہ: طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے

v. عقل و فہم کا نقصان: اس دنیا میں آنے کے بعد اگر انسان ایسی چیزیں استعمال کرنا شروع کر دے جس سے اس کی عقل متاثر ہو، سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے، انسانی پیدائش کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی مثال جانور کی طرح ہو جاتی ہے جس میں عقل و تدبر کی صلاحیتیں مفقود ہوتی ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اس کے شرف سے مشرف رکھنے کے لیے ایسی تمام چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے جو اس کے مقصد تخلیق کے مخالف ہوں۔ اس میں ایک چیز "منشیات" ہے۔ منشیات انسانی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہے۔

4۔ خاندانی نقصانات

i. گھریلو زندگی کی تباہی: نشہ خوری اس قدر مہلک مرض ہے کہ نشہ خور شخص کسی بھی وقت انسانیت کی کوئی بھی حد پار کر سکتا ہے۔ آپ سوچیں آپ کی نظر میں دنیا میں سب سے برا کام کیا ہو سکتا ہے؟ شاید آپ متفق ہوں کہ اپنے محرمات سے زنا دنیا کی سب سے رزیل حرکت ہے، لیکن نشہ خور اس حد کو بھی پار کر جاتا ہے۔ نشہ کرنے والے کے گھر کی خواتین بھی اس سے سہمی سہمی رہتی ہیں۔ کہیں تو کس سے؟ سنائیں تو کسے؟ پھر جو حالات اخبارات و جرائد کے توسط سے منظر عام پر آتے ہیں وہ ہم سب جانتے ہیں۔

ii. زنا بالجبر اور غیر اخلاقی جرائم: امریکی محکمہ انصاف کے بیورو آف جسٹس کے ایک سروے کے مطابق صرف 1996ء میں امریکہ میں یومیہ زنا بالجبر کے 2713 واقعات پیش آئے، ان زانیوں کی اکثریت نشہ میں مدہوش پائی گئی۔ اعداد و شمار کے مطابق امریکی معاشرے میں ہر 12 میں ایک شخص اپنی محرم خواتین سے زنا کے جرم میں ملوث ہوتا رہا۔ ایسے تمام واقعات میں دونوں فریق یا ایک فریق کم از کم نشہ میں ہوتے ہیں۔[16] ان محظورات میں پڑ جانے سے انسان روحانی، اخلاقی، جسمانی، مالی، معاشرتی، ہر لحاظ سے کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔

---

13 Balyāwī, Maulānā Ibrāhīm, *Munshiyāt aur Islām* (Deoband, India: Maktaba Islāmiyya, Matba'a Hindūstān, 1995), 14

14 "*Munshiyāt ke Muzir Asrāt.*" Māhnāma Majalla Nadwat al-'Ulamā' (Karachi: Maktaba Nadwat al-'Ulamā', 2003).

15 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (n.p., n.d.), Ḥadīth no. 8815.

16 Naik, Zakir, *Islām par Chālīs I'tirāḍāt ke 'Aqlī wa Naqlī Jawāb* (Delhi: Delhi Kitāb Ghar, 2008), 100.

iii. طلاق کا بڑھتا ہوا رجحان: منشیات کے استعمال سے گھر بے آباد اور ویران ہو جاتے ہیں۔ ہزار ہا ہزار گھر تباہی کے دھانے پر کھڑے ہیں، طلاق کی شرح دن بدن بڑھتی جا رہی ہے چونکہ منشیات کا عادی ذمہ داری سے عاری ہوتا ہے، جس کا نتیجہ گھر میں طلاق کی صورت میں نکلتا ہے، جس سے دو خاندان براہ راست متاثر ہوتے ہیں اور ان کی اولاد کا مستقبل بھیانک اور تاریک بن جاتا ہے، اس لیے آپ علیہ السلام نے اس لعنت پر مکمل پابندی لگاتے ہوئے فرمایا۔ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ[17] "نشہ آور چیز کی زیادہ اور کم ہر مقدار حرام ہے۔"

5۔ مالی نقصانات

منشیات کے مضر اثرات کا ایک پہلو مالی نقصان بھی ہے، اس کی وجہ سے امت کی معاشی اور اقتصادی حالت خراب ہوتی چلی جاتی ہے۔ سیال اور جامد منشیات کی قیمت عام طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بعض نشہ آور چیزیں مثلاً ہیروئن ایک کروڑ روپے فی کلو کے حساب سے فروخت ہوتی ہے۔ منشیات کے سوداگر اپنے کاروبار کو عروج دینے کے لیے نوجوانوں کو اس لت میں مبتلا کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نشہ پیدا کرنے والی ٹیبلیٹ، کیپسول، سفوف، سیرپ، پڑیا، انجکشن تیزی سے عام ہو رہے ہیں اور انہیں کم قیمت میں دستیاب کرایا جا رہا ہے، تاکہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے افراد جو ایسے کاروباریوں کا اصل ٹارگٹ ہیں، بآسانی ان اشیاء کو حاصل کر سکیں۔ یہ منشیات اگرچہ کم قیمت ہوتی ہیں، مگر اسی کے ذریعے عوام کو پھانس کر ان کا کل اثاثہ ہتھیا لیا جاتا ہے۔ شروع میں انسان اپنے اختیار سے اس لت میں پڑتا ہے، مگر ایسا چسکا لگتا ہے گویا وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اپنے نشہ کے حصول کے لیے گھر کا سامان، جائیداد تک بیچ ڈالتا ہے۔ آخر میں کاسہ گدائی لے کر در در بھیک مانگتا ہے، چوریاں کرتا ہے، اپنے اعضاء دل، گردہ اور خون تک بیچنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت دنیا کا مہنگا ترین کاروبار منشیات کا ہے۔ اس کے ذریعے امت کے جوانوں کو کھوکھلا اور ان کی جائیداد لوٹی جا رہی ہے، گویا ایک تیر سے دو شکار کیے جا رہے ہیں[18]

6۔ معاشرتی نقصانات

i. **تحمل اور رواداری کا فقدان:** منشیات کا ایک برا اثر تحمل اور رواداری کا فقدان ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر قتل و غارت گری تک معاملہ پہنچ جاتا ہے۔ جب ہوش آتا ہے، پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے اور دشمنی اور انتقام کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ اس وبا نے کتنے ہی ہنستے بستے گھرانے اجاڑ کر رکھ دیئے ہیں، جس کی بے شمار مثالیں معاشرے میں ملتی ہیں۔

ii. **اخلاقی اقدار کا زوال:** منشیات کے استعمال کا ایک برا اثر معاشرے پر یہ ہوتا ہے کہ اخلاقی قدروں سے معاشرہ محروم ہو جاتا ہے۔ عفت، عزت، ناموس اور وفا اور حیا کا احساس مٹتا چلا جاتا ہے۔

iii. **جرائم کی کثرت:** جرائم کی کثرت منشیات کا کاروبار کرنے والے مختلف گینگ بنا کر علاقے تقسیم کر لیتے ہیں، اس لیے دنیا کے جس ملک میں منشیات کا کاروبار ہے، وہاں یہ گینگ اور گروہ بندی کی اجتماعی قوت کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کے لئے آڑ بننے والا شخص قتل ہو جاتا ہے، یا خاموش ہو جاتا ہے۔ یہ گینگ ایک دوسرے کے خلاف مختلف علاقوں اور محلوں پر قبضے کے لیے برسرپیکار رہتے ہیں۔ یوں معاشرے کا امن تباہ ہوتا ہے اور جرائم کی کثرت ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ ان دہشت گردوں کا مالیاتی انحصار بھی منشیات پر ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ بڑی رقم حاصل کر کے اپنے منصوبوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ منشیات پر کنٹرول کیے بغیر دہشت گردوں کے مالی نظام کو کمزور نہیں کیا جا سکتا۔

---

17 Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Māja*, Ḥadīth no. 3393.

18 - Al-Qarnī, ʻ*Āʼiḍ, Al-Mukhadirāt* (Mecca: Dār al-Turāth al-ʻArabī, Maktaba al-Mamlaka al-Saʻūdiyya, 2003), 66.

iv. **نوجوانوں کی صلاحیتوں کا قاتل:** منشیات کے اثرات سے نوجوانوں کی صلاحیتیں ختم ہو رہی ہیں۔ انہیں نوجوانی کے ابتدائی مراحل میں نشے کا عادی بنا کر قوم کی طاقت کو اور مستقبل کو تباہ کر دیا جاتا ہے؛ امت کے مستقبل کے معمار اپنا سب کچھ داؤ پر لگاتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے:

وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ- وَ اَحْسِنُوْاۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ[19]

ترجمہ: اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

v. **ذمہ داریوں سے فرار:** معاشرے میں منشیات کے اثرات سے معاشرہ کا ہر طبقہ پریشان ہے۔ حکومت اپنے سرکاری ملازمین سے پریشان ہے جو نشہ کر کے ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے۔ خاندان نوجوانوں سے پریشان ہیں جو گھروں میں بیوی بچوں کی ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل اور اہل نہیں۔ یوں معاشرے کی ہر اینٹ اپنی جگہ سے اکھڑ رہی ہے۔

مبحث چہارم: منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب اور تدارک

پاکستان میں نشے میں مبتلا افراد کا تشویش ناک اضافہ دیکھنے میں ا رہا ہے خواتین کی بڑی تعداد بھی نشے کی لت میں مبتلا ہو رہی ہے نوجوان نسل نشے کی دلدل میں کیوں پھنستے جا رہے ہیں نشے کے پھیلاؤ کو کیوں نہیں روکا جا رہا پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق آج 10 ملین متاثرین نئے ناموں سے نشہ کا استعمال کر رہے ہیں۔ ان میں ایک بڑی تعداد کو نشے کا عادی یعنی ایڈکٹ سمجھا جاتا ہے۔ ہر سال پاکستان میں 40 ہزار سے زائد نئے افراد منشیات کے عادی بن رہے ہیں پاکستان میں تمباکو ہیروئن چرس آئس اور انجیکشن سمیت دیگر منشیات استعمال کرنے والوں کی تشویش ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ ترین معلومات کے مطابق نشہ میں مبتلاء افراد کی بڑی تعداد 25 سے 31 سال تک کی ہے جبکہ دوسرا بڑا حلقہ 15 سال سے 24 سال تک کی عمر کا ہے، پاکستان میں جس نشے کا استعمال سب سے زیادہ کیا جاتا ہے وہ چرس ہے جبکہ منشیات کا 80 فیصد استعمال مرد کرتے ہیں اور 20 فیصد خواتین ہیں۔ حکومت پاکستان کے ایک ریکارڈ کے مطابق 66.22 فیصد نشے کے عادی افراد کی عمر 20 سے 29 سال تھی[20]۔ ان کے اسباب ووجوہات اور تدارک کیا ہے؟

سبب نمبر 1: ایمانی قوت سے محرومی

ہمارے معاشرے میں منشیات کی وباء عام ہونے کی سب سے پہلی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانی جذبات کمزور اور سرد پڑ گئے ہیں، بے خوفی اور جرأت بڑھ گئی ہے، اللہ کا خوف رخصت ہو رہا ہے، موت کی یاد سے غفلت عام ہے، آخرت کی فکر اور بارگاہِ رب العزت میں حاضری اور جواب دہی کا استحضار باقی نہیں رہا، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ گناہوں کی طرف لوگ سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ ان کی لگام ان کے نفس کے قبضے میں ہے، اللہ کی سنت یہ ہے کہ جب انسان دین و شریعت کی لگام اپنے اوپر سے ہٹا دیتا ہے، تو پھر اللہ کی امان سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ کو پروا بھی نہیں ہوتی کہ وہ ہلاکت کے کس کھائی میں جا گرا۔ قرآن میں فرمایا۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْؕ-وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ [21]

---

19 Al-Baqarah, 2:195.

20 "Increasing Trend of Drugs & Psychological Problems in the Society." Sadaqat Clinic. Accessed August 12, 2025. https://www.sadaqatclinic.com/increasing-trend-of-drugs-psychological-problems-in-the-society/.

21 Al-Anfāl, 8:22–23.

ترجمہ: بلاشبہ اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے، اور اگر اللہ کے علم میں ان کے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو وہ انہیں سننے کی توفیق دے دیتا، لیکن اب جب کہ ان میں بھلائی بھی نہیں ہے، اگر انہیں سننے کی توفیق دے بھی دے تو وہ منہ موڑ کر بھاگ جائیں گے۔

معلوم ہوا کہ حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق اسی کے حصہ میں آتی ہے جس کے دل میں حق کی طلب ہو، اگر کسی کے دل میں حق کی طلب ہی نہ ہو اور وہ غفلت کی حالت میں زندگی بسر کر رہا ہو اور نفس کا غلام بن چکا ہو، تو وہ حق سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے، اور سمجھ بھی لے تو اسے پلٹنے اور عمل خیر کی توفیق نہیں ملتی، بلکہ وہ بدستور اپنی مجرمانہ غفلتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ مزید فرمایا گیا:

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْؕ-وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ[22]

ترجمہ: جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو کج کر دیا، اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا

إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ, فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا , كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ.[23]

ترجمہ: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شراب سے بچو، اس لیے کہ اس کے گناہ سے دوسرے بہت سے گناہ پھوٹتے ہیں جس طرح ایک درخت ہوتا ہے اور اس سے بہت سی شاخیں پھوٹتی ہیں۔

اسی طرح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جو بندہ اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ اسے توفیق سے نوازتا ہے، جو اللہ سے نصرت کا طالب ہوتا ہے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے، جو اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ان تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ جب تک ایمانی جذبات کمزور رہیں گے، اور اللہ و آخرت کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا، گناہ کے راستے سے واپسی نہیں ہو سکے گی، آج منشیات کے رواج عام کا بہت بنیادی سبب یہی ہے کہ امت ایمانی قوت سے محروم اور بارگاہ الٰہی میں بازپُرس کی حقیقت سے بے فکری اور بے خوفی میں مبتلا ہے۔

تدارک نمبر 1: ذکر الٰہی و تلاوت قرآن حکیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ[24]

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ[25]

---

[22] Al-Ṣaff, 61:5.

th no. 3372. īadḤ, *jaāSunan Ibn M*d, īammad ibn Yazḥja, MuāIbn M [23]

[24] Al-Anfāl, 8:2.

[25] Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth no. 6407.

ترجمہ: اس کی مثال جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اور جو نہ کرے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

تدارک نمبر 2: نیک اعمال کی رغبت اور گناہوں سے اجتناب

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[26]

ترجمہ: جو بھی نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یقیناً ہم اسے ضرور زندگی بخشیں گے، پاکیزہ زندگی اور یقیناً ہم انھیں ان کا اجر ضرور بدلے میں دیں گے، ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا کہ نیک اعمال کی برکت سے اللہ تعالیٰ پاکیزہ زندگی عطا فرماتا ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا[27]

ترجمہ: اگر کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمھیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

نشائی کی معاشرہ میں عزت نہیں ہوتی جبکہ گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے بندہ نشہ سے محفوظ رہے گا اور معاشرہ کا کارآمد اور باعزت فرد بنے گا۔

سبب نمبر 2: بری صحبت

منشیات کے عادیوں کی بڑی تعداد بُری صحبت کی وجہ سے نشے میں مبتلا ہوتی ہے۔ پہلے پہل اسے نشہ مفت فراہم کیا جاتا ہے کہ آزما کر تو دیکھو غم دُور ہو جائیں گے، دکھ درد بھول جاؤ گے، ہواؤں میں اُڑنے لگو گے وغیرہ وغیرہ۔ ان کی باتوں میں آکر جب ایک مرتبہ نشہ آور چیز استعمال کر لیتا ہے تو نشے کے جال میں ایسا پھنستا ہے کہ بعض اوقات مرتے دم تک رہائی نصیب نہیں ہوتی۔ نوجوانوں میں نشے کی لت کا ایک بڑا محرک نشے باز ساتھیوں کی صحبت و رفاقت ہے، بری صحبت کے بدترین اثرات عقل و نقل سب سے ثابت ہیں، ارشاد نبویؐ ہے۔

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔[28]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

دل کے لئے بروں کی صحبت اور ان کے برے افعال کو دیکھنے سے زیادہ ضرر رساں چیز کچھ اور نہیں ہے۔ عموماً یہ مشاہدہ ہے کہ شراب و نشے سے دور آدمی جب غلط صحبت میں آتا ہے تو اس کی زندگی اس لعنت سے آلودہ ہوئے بغیر نہیں رہتی، آج ہمارے نوجوانوں میں اپنے نام نہاد 'اسٹیٹس' کو بحال رکھنے کے لئے اپنے دوستوں کا جو 'سرکل' بنانے کا فیشن چل پڑا ہے، وہ عیاش، بے حیا، اخلاق باختہ، شراب و کباب کے عادی نوجوانوں کا سرکل ہوتا ہے، وہاں کسی دین دار، باشرع، صالح، دینی خدمات سے وابستہ جوان کو داخلے ہی کی اجازت نہیں ہوتی، اور پھر اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی ان ہی بروں کے رنگ میں رنگتا چلا جاتا ہے، اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا بیٹھتا ہے۔

[26] Al-Naḥl, 16:97.
[27] Al-Nisā', 4:31.
[28] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* (n.p., n.d.), Ḥadīth no. 4833.

تدارک: اچھی ہم نشینی

سچے اور اچھے لوگوں کے ساتھی بننے کے متعلق حکم الٰہی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔[29]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضور ﷺ نے فرمایا

الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ[30]

ترجمہ: بُرے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے۔

سبب نمبر 3: تنہائی پسندی کا بڑھتا ہوا رجحان

منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کا ایک بہت بڑا سبب تنہائی پسندی کا بڑھتا ہوا ذوق ہے اس تنہائی پسندی کی وجہ سے فیملیز کی آپس میں جدائی واقع ہو رہی ہے اور حالیہ دنوں میں اس کے نقصانات بہت زیادہ مشاہدہ کیے جا رہے ہیں کہ اسی تنہائی میں ہی موت واقع ہو رہی ہے۔ ہفتہ ہفتہ بلکہ کئی کئی مہینے کانوں کان کسی کو خبر ہی نہیں ہو رہی۔ بدبو اور تعفن پھیلنے سے لوگوں کو پتہ چلا کہ یہاں موت واقع ہوئی ہے۔ انسان کو اللہ تعالی نے انسیت والا پیدا کیا ہے اور یہی اس کی فطرت ہے اس فطری نظام سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور خود کو تنہائیوں کی گہری وادیوں میں دھکیل دینا یہ حقیقت میں انسان کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ صحابہ کرام اور صحابیات میں تنہا رہنے کا رجحان بالکل نہیں تھا اور یہ آج کل ایلیٹ کلاس کا خاص طور پر بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہارٹ اٹیک آئے دن بڑھتے جا رہے ہیں۔ فیملی سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے عبرتناک اموات کا بڑھنا انتہائی پریشان کن ہے۔ جب اپنے ساتھی نہیں ہوں گے تو شیطان ساتھی ہو گا۔ پھر جب شیطان ساتھی ہو گا تو وہ برے کاموں پر لگائے گا اور اس میں ایک اہم ترین برا کام منشیات ہیں نشہ ساتھی ہو گا اور منشیات کا استعمال پھر انسان کو موت تک لے کر جائے گا۔

تدارک: فیملی سسٹم کی مضبوطی اور مناسب اوقات میں شادیاں

فیملی سسٹم مضبوط کریں بچوں اور بچیوں کی مناسب اوقات میں شادیاں کریں یہ ماں باپ کی اہم ترین ذمہ داری ہے اور یہی انسانی فطرت ہے۔ فیملی سسٹم کمزور ہونا اور مناسب اوقات میں شادیاں نہ ہونا یہ غیر فطری ہے جس کے کئی نقصان میں ایک منشیات کا استعمال ہے اور فیملی سسٹم مضبوط ہونے کا فائدہ یہ ہو گا کہ تنہائی سے چھٹکارا حاصل ہو گا، ڈپریشن میں کمی ہو گی۔ فیملی کے ساتھ رہنے والے بہت کم خودکشی کی طرف جاتے ہیں۔ اس لیے فطرت اپنائیں، خوابوں کی کھوکھلی اور جعلی دنیا سے باہر نکلیں۔ شروع میں یہ تنہا رہنا انسان کو بہت اچھا لگتا ہے مگر جو جو عمر کٹتی اور ڈھلتی ہے تو پھر سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور میاں بیوی آپس میں بہترین سہارا ہیں، اولاد بہترین سہارا ہے جن لوگوں کا فیملی سسٹم مضبوط ہے ان میں خودکشی کا رجحان بہت کم ہے۔

فسوف ترى اذا انكشف الغبارٍ أفرس تحت رجلك أم حمار

ترجمہ: عنقریب جب غبار چھٹ جائے گا تو تم خود دیکھ لوگے کہ جس جانور پر تم سوار ہو وہ گھوڑا ہے یا گدھا ہے

29 Al-Tawba, 9:119.
30 Tabrīzī, Walī al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, *Mishkāt al-Maṣābīḥ* (n.p., n.d.), Ḥadīth no. 4864.

سبب نمبر 4: حلال و حرام کی تمیز نہ کرنا

یاد رکھیں کہ حلال مال حلال اور جائز امور کی طرف راغب کرتا ہے۔ جبکہ حرام مال حرام اعمال کی طرف لے جاتا ہے تو حرام مال کی ایک نحوست منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

تدارک: رزق حلال کا حصول

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌؕ[31]

ترجمہ: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ نیک اعمال اور رزق حلال، حرام مال اور برے اعمال اور حرام کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

اس لئے اہل ایمان کو حکم دیا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ[32]

ترجمہ: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اسی طرح فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْن إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاء وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ[33]

ترجمہ: اے لوگو! زمین میں جو کچھ حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقین جانو کہ وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تم کو یہ حکم دے گا کہ تم بدی اور بے حیائی کے کام کرو اور اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر ہم شیطان کے نقش اقدام سے اور اس کی کھلی دشمنی سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر رزق حلال کو استعمال کریں اور رزق حرام سے اجتناب کریں تبھی بدی اور بے حیائی ہم سے دور رہے گی۔

سبب نمبر 5: نشہ آور دواؤں کا بے جا استعمال

عام طور پر ڈاکٹر اپنے مریضوں کو ان کی کسی مخصوص تکلیف کے پیشِ نظر سکون آور ادویات تجویز کرتے ہیں جو ایک خاص مدت کے لئے اور خاص مقدار میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر ان دواؤں کو ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر از خود اور لمبے عرصے تک استعمال کیا جائے، تو ایسا کرنے والے کا جسم اِن ادویات کا عادی ہو جاتا ہے، پھر بغیر کسی ضرورت و تکلیف کے وہ محض وقتی سکون کے لئے اسے بار بار استعمال کرتا ہے، یوں یہ ادویات اُس کو نشے کی طرح لگ جاتی ہیں، جس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا۔

---

31 Al-Mu'minūn, 23:51.
32 Al-Baqarah, 2:172.
33 Al-Baqarah, 2:169.

تدارک: دوا کا استعمال ڈاکٹر کے مشورہ سے

ادویات کے اندھا دھند اور غیر ضروری استعمال سے انسانی صحت کو بہت سارے خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مختلف قسم کی ادویات ہمیشہ ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کی جائیں اور استعمال کے دوران ڈاکٹر کی بتائی ہوئی ہدایات کو پیش نظر رکھا جائے۔ دوا ہمیشہ ڈاکٹر کے مشورہ سے لیں، نسخہ کے مطابق استعمال کریں اور ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کریں۔ احتیاط اور مشورہ دونوں لازم ہیں۔

سبب نمبر 6: اکتاہٹ، تھکاوٹ، تناؤ، ڈپریشن اور ذہنی بے چینی یا پریشانی

انسان فطرتاً تنوع پسند ہے۔ وہ یکسانیت سے اکتا جاتا ہے۔ ایک ہی طرح کے ماحول میں ایک ہی جیسا کام کر کے یا ایک ہی طرح دن رات گزارتے گزارتے اس کی طبیعت میں بے زاری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نئے مشاغل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ عام طور پر نو عمر بچے اور نوجوان گھریلو جھگڑوں، ماں باپ کی لڑائیوں اور دیگر ناموافق حالات سے تنگ آکر مایوسی اور فرسٹریشن میں کوئی اور راہ نہ پا کر نشہ آور اشیاء استعمال کرنے لگتے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے پریشان ہو کر بڑی عمر کے لوگ بھی وقتی سکون کی خاطر منشیات کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔ یاد رکھیں زندگی نشیب و فراز کا نام ہے، کبھی خوشی تو کبھی غم، لیکن پریشانیوں، دشواریوں اور مشکلوں کو اپنے ذہن پر سوار کر لینے والے ڈپریشن (ذہنی دباؤ) کا شکار ہو جاتے ہیں پھر کئی لوگ ذہنی سکون پانے کے لئے منشیات کا سہارا لیتے ہیں اور وقتی طور پر اپنے اعصاب کو سُلا کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہمیں مایوسیوں کا علاج مل گیا ہے مگر یہ ان کی غلط فہمی ہوتی ہے۔ نشہ انسان کے اعصاب پر اثر انداز ہو کر آہستہ آہستہ فکر و عمل کی طاقت چھین لیتا ہے پھر نشے باز کی دنیا بھی بگڑتی ہے اور آخرت بھی۔

تدارک: اپنے آرام کا خیال کریں

آرام کی سات اقسام۔ 1۔ جسمانی آرام، قیلولہ، ہلکی پھلکی ورزش، پیدل چلنا۔ 2 جذباتی آرام، خود کی دیکھ بھال کرنا۔ 3 ذہنی آرام، کام میں وقفہ کرنا۔ 4 اعصابی آرام، کوئی سکرین نہیں، فطرت سے لگاؤ پیدا کرنا، کتابیں پڑھنا۔ 5 سماجی آرام، اپنے پیاروں کے ساتھ میل جول، اکیلے رہنا، خوشی میں جینا۔ 6 تخلیقی آرام، ڈرائنگ کرنا، کچھ نیا لکھنا، کچھ نیا کرنا۔ 7 روحانی آرام، عبادات میں مشغول ہونا، شکر کرنا۔

تدارک نمبر 2: اطمینان قلبی کے لئے ذکر الٰہی

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ-اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ[34]

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین (اطمینان) پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین واطمینان ہے۔

سبب نمبر 7: فیشن اور دکھاوا اور بطور تفریح نشہ کرنا

نشے کا آغاز تفریحاً بھی کیا جاتا ہے، شروع شروع میں انسان کسی کی دیکھا دیکھی موج مستی کے لئے تھوڑا بہت نشہ کرتا ہے مگر کچھ ہی عرصے بعد اس کا جسم نشے کی کم مقدار پر تسکین نہیں پاتا چنانچہ وہ مجبوراً نشے کی مقدار کو بڑھا دیتا ہے اور بالآخر نشے باز تباہی کے دہانے پر جا کھڑا ہوتا ہے۔ لوگ، خاص طور پر طالب علم اپنے ساتھیوں کو سگریٹ نوشی، شیشہ نوشی یا دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کرتے دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی کوئی فیشن اور وقت کی ضرورت ہے۔ یار دوست بھی عموماً اس کی ترغیب دیتے ہیں اور بعض تو اصرار کرتے ہیں۔ اس طرح محض فیشن اور نئے انداز و اطوار اپنانے کی کوشش میں وہ نشے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

34 Al-Ra'd, 13:28.

بسا اوقات کثرتِ مال کی وجہ سے فارغ البال ہو، کھانے پینے کی بے فکری ہو، ہر طرح کی آسائش اسے حاصل ہوں، کرنے کے لئے کوئی کام نہ ہو تو بطورِ فیشن نشے کو شروع کرنے والا ایسا شخص نہ صرف اپنی صحت (Health) کو برباد کرتا ہے بلکہ گھر بار اور کاروبار سے بھی توجہ ہٹالیتا ہے۔

تدارک: لوگوں کے سامنے اچھا دکھنے کی فکر کے بجائے اللہ کی نظر میں اچھا بننے کی فکر کریں اور عمل میں ریاکاری کے بجائے اخلاص پیدا کریں اور تفریح کے لئے جائز امور اختیار کریں۔

سبب نمبر 8: ناکامیاں

جن میں بے روزگاری، بے کاری، معاشی عدم تحفظ اور غربت انسان کو نشے کی طرف دھکیلنے کے اسباب میں بہت اہم ہیں، جب آدمی کے پاس وقت گزارنے کے لئے کوئی ڈھنگ کا کام نہ ہو یا وہ بے روزگار ہو تو پریشانی، بے سکونی اور مایوسی کے عالم میں اِس خام خیالی کے تحت کہ نشہ سکون دیتا ہے، وہ کسی بھی وقت نشے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تعلیم، کھیل کے میدان یا کاروبار کے معاملات میں ناکامیوں سے دل برداشتہ طالب علم و دیگر افراد مایوسی اور دل شکستگی میں اور بعض اوقات بعض لوگ عملی زندگی سے فرار حاصل کرنے کے لئے نشے میں پناہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔

تدارک: اپنے حصہ کی محنت کر کے رضا بالقضاء

زندگی میں سب چیزیں سو فیصد درست نہیں ہو سکتیں ہمیں کچھ چیزیں قبول کرنا ہوتی ہیں۔ جو چیزیں قبول کرنی ہوں ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر قبول کرنا چاہیے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ پہلے کے مقابلے میں ہمارے پاس زیادہ آسائشیں موجود ہوتی ہیں لیکن اس کے باجود زبانوں پر شکوے ہیں۔ اس دنیا میں ہر ہر خواہش پوری ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اس لئے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا اس پر راضی رہیں۔ لاحاصل کے پیچھے پڑ کر احساس محرومی کا شکار نہ ہوں۔ یہ دنیا دار الجزاء نہیں بلکہ دار الامتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آزمائش کے انداز مختلف ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ-وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ-قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ[35]

ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے خوف سے، بھوک اور مال و اولاد کے نقصان سے اور صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں بیشک یہ اللہ کی طرف سے ہے اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ان لوگوں پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

سبب نمبر 9: منشیات کی آسانی سے دستیابی

منشیات فروشی پر پابندی کے باوجود غفلت، چشم پوشی یا ملی بھگت کی وجہ سے منشیات فروش اس دھندے کو جاری رکھے ہوئے ہیں، جہاں سے ہر کس و ناکس کو ذراسی کوشش کے بعد نشہ آور اشیاء بآسانی مل جاتی ہیں اور وہ اُس کے عادی ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان انتہائی بھیانک صورت اختیار کر رہا ہے۔

. [35] Al-Baqarah, 2:155–157

تدارک: منشیات فروشوں پر سخت کریک ڈاؤن

9Cنارکوٹکس ایکٹ، منشیات فروشی کے بارے میں قانون ہے جس کے مطابق منشیات کا خریدنا، بیچنا، نقل و حمل میں ملوث ہونا سب قانوناً جرائم ہیں۔ جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سخت سے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔[36] ہمیں بطور ذمہ دار شہری اس میں مبتلا لوگوں کی پہچان کر کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ ہم اپنی ضروری یا غیر ضروری، معقول یا غیر معقول، بامقصد یا بے مقصد مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر انفرادی یا اجتماعی طور پر قدم بڑھاتے ہوئے اولاً اپنے گردوپیش میں رہنے والے ان لوگوں کو نشے کی علت کا شکار ہونے سے بچا لیں، جو خوش قسمتی سے اب تک اس سے بچے ہوئے ہیں اور ثانیاً: ہاتھ بڑھا کر اُن بدقسمتوں کو منشیات کی دلدل سے کھینچ نکالیں، جو ہم جیسے عقل و شعور رکھنے والوں اور کچھ کرنے کی پوزیشن میں ہونے والوں کی مجرمانہ غفلت، لاپرواہی اور چشم پوشی کا شکار ہو کر اِس میں آگرے ہیں۔ ہمیں اِن دونوں گروہوں کو بچانا ہو گا۔ یاد رکھیئے جب تک سب محفوظ نہیں، کوئی بھی محفوظ نہیں۔ اگر آپ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے اور اوپر نیچے منشیات فروشی کا دھندہ بے روک ٹوک چلتا رہا اور ہماری نوجوان نسل کسی نہ کسی سبب اُن کا شکار ہوتی رہی، اور ہمارے گھروں، گلی کوچوں اور سڑکوں پر نشے کے عادی لوگوں کے نیم مردہ لاشے اسی طرح پڑے نظر آتے رہے تو وہ دن دور نہیں، جب ہم یا ہمارے بچے بھی اُن میں سے ایک ہوں گے۔ آخر ہم کب تک بچیں گے! آخر ہم نے اپنے اور اپنے بچوں کو اِس لعنت سے بچانے کا کیا بندوبست کیا ہے۔

سبب نمبر 10: منشیات کے خطرات سے لاعلمی اور انجام سے غافل ہونا

جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے عوام کی اکثریت اپنی صحت کے بارے میں لاپرواہ ہے۔ نشے کی عادت میں پڑنے کا ایک سبب اس کے بھیانک انجام سے غفلت اور دِینی، دُنیوی اور طبّی نُقصانات سے بے خبری بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی چیز کے نُقصانات کا علم نہ ہو تو انسان اس سے بچنے کی کوشش کیونکر کرے گا کہ اسی طرح نشہ آور اشیاء کے استعمال سے جسم و جان کو جو خطرات لاحق ہوتے ہیں، اُن کے بارے میں عوام الناس کو اول تو شعور اور آگاہی نہیں ہے، اگر ہو بھی تو وہ اسے سنجیدگی سے نہیں لیتے اور بے دھڑک نشہ آور اشیاء کا استعمال شروع کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ نہیں ہو گا۔

تدارک: شعور، آگہی، نفع و نقصان کو پہچان کر ہی اس لعنت سے بچا جا سکتا ہے

سبب نمبر 9: والدین اور اساتذہ کا نامناسب رویہ اور گھریلو ناچاقیاں

نئی نسل اور سکولوں، کالجوں میں زیرِ تعلیم نوجوانوں میں نشہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ خاص طور پر اشرافیہ کے لئے مخصوص اور بڑے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء میں یہ رجحان بہت جڑ پکڑ رہا ہے اور اسے بُرا بھی نہیں سمجھا جاتا۔ بعض اوقات والدین اور اساتذہ کا غیر مشفقانہ، درشت اور توہین آمیز رویہ بھی حساس طبیعت رکھنے والے بچوں کو نشے کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ مختلف دکانوں پر کام کرنے والے استاد لوگ اپنے شاگردوں کو عام طور پر گالیوں سے نوازتے اور مار پیٹ کرتے ہیں۔ والدین کا ایک دوسرے سے مستقل جھگڑا، گھر میں خانہ جنگی کی کیفیت، نفسا نفسی کا عالَم اولاد کے حق میں زہرِ قاتل ہوتا ہے۔ والدین کی محبت کے ترسے ہوئے یہ کم سن نوجوان اس ماحول کی تلخی کو نشے کی جھوٹی حلاوت

[36] Khan, Muhammad Imran. "An Appraisal of Cases under Section 9c of the Control of Narcotic Substances Act 1997 and the Role of Forensic Evidence." Global Legal Studies Review 7, no. 2 (2022): 33–40. https://www.glsrjournal.com/article/an-appraisal-of-cases-under-section-9c-of-the-control-of-narcotic-substance-act-1997-and-the-role-of-forensic-evidence

(Sweetness)سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تباہی کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ ان حالات کے شکار کمسن بچوں کو گلو، پینٹ اور پٹرول وغیرہ سونگھ کر نشہ کرتے دیکھا گیا ہے یا اُن کو اِس طرف لگا دیا جاتا ہے۔

تدارک: عدل وانصاف کا قیام اور ظلم سے اجتناب

جب ہر معاملہ میں ہم عدل کا دامن تھامے رکھیں گے تو معاملات درست بھی رہیں گے اور کنٹرول میں بھی۔ جہاں عدل کا دامن چھوٹے گا تو ظلم کا بازار گرم ہو جائے گا، جس کا لازمی نتیجہ طرح طرح کی خرابیوں کی صورت میں نظر آئے گا۔

سبب نمبر 10: علم و عمل کی کمی

علمِ دین، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّى اللہ تعالى عليه واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی طرف بلاتا ہے اور باعمل مسلمان کے لئے اتنی ہی بات کافی ہوتی ہے کہ اس چیز سے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّى اللہ تعالى عليه واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمایا ہے۔ علمِ دین کی کمی کی وجہ سے انسان بہت سی بُرائیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جن میں سے ایک نشہ بھی ہے۔

تدارک: علم دین سیکھنا

جسے ہم اپنے بچوں کی معاش کی فکر کرتے ہیں اسی طرح ان کی معاد کی فکر کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ جیسے ہم اپنے بچوں کے دنیاوی علوم کی فکر کرتے ہیں اسی طرح دینی علوم کی فکر کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے تمام برائیوں سے دور رہیں تو اپنے بچوں کو دین کا علم سکھائیں۔ ہم اپنے بچوں کو دین سکھائیں گے تو تمام اچھے کام ان کو دین سکھا دے گا۔

خلاصہ بحث

ہمارا دین دنیوی واخروی تعلیمات و رہنمائی کے حوالہ سے ایک مکمل اور خوبصورت دین ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیوی و اخروی زندگی میں کامیابیاں، سکون واطمینان حاصل کرسکتے ہیں۔ آج بھی ہم رجوع الی اللہ، شکر، رضا بالقضا، مثبت سوچ، خود احتسابی، قناعت، ذکر الٰہی اور اسوہ رسول صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کے سنہری اصولوں کی روشنی میں منشیات جیسے مسائل سے چھٹکارہ حاصل کرسکتے ہیں اور جسمانی فوائد اور روحانی سکون حاصل کرسکتے ہیں۔ یاد رکھیں نشہ ایک زنجیر کی مانند ہوتا ہے جو مبتلا انسان کو جکڑنا شروع کر دیتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ جکڑ مضبوط ہوتی جاتی ہے اور ایک خاص وقت کے بعد اس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ تمام اسباب وحالات و محرکات ہمارے گھر، خاندان اور معاشرے کے اندر ہمارے درمیان پلتے، پھلتے اور پھولتے ہیں اور ہم سب دانستہ یا نادانستہ، شعوری یا غیر شعوری طور پر اِس سے لاتعلق رہتے ہیں یا ایک مشکل اور محنت طلب مسئلہ جان کر اِس سے پہلو تہی کر لیتے ہیں، یوں اپنے اردگرد رہنے والوں اور اپنے پیاروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ذلت، رسوائی اور تباہی کے گڑھے میں گرنے دیتے ہیں۔ اس بات کا احساس کئے بغیر کہ کل اس ذلت، بربادی اور تباہی کے اثرات ہمارے اوپر بھی مسلط ہونے والے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ خُود بھی نشے سے دور رہے اور دوسروں کو بھی اس سے بچائے اور بدقسمتی سے جو اس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے وہ جلد از جلد سچی توبہ کرے، اپنا علاج کروائے اور اس سے چھٹکارے کی کوشش کرے، اگر خود علاج نہ کروائے تو گھر والوں کو چاہئے کہ اس کے مستقل علاج کے ساتھ ساتھ اسے اچھی صحبت بھی فراہم کریں۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جانا بھی اچھی صحبت حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

- Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath. *Sunan Abī Dāwūd*. Cairo: 2000.
- Aḥmad ibn Ḥanbal. *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Cairo: 2000.
- Al-Qarnī, 'Ā'iḍ. *Al-Mukhadirāt*. Mecca: Dār al-Turāth al-'Arabī, Maktaba al-Mamlaka al-Sa'ūdiyya, 2003.
- Balyāwī, Maulānā Ibrāhīm. *Munshiyāt aur Islām*. Deoband, India: Maktaba Islāmiyya, Matba'a Hindūstān, 1995.
- Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Cairo: Maktaba Raḥmāniya, 2000.
- Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Māja*. Cairo: 2000.
- Khan, Muhammad Imran. "An Appraisal of Cases under Section 9c of the Control of Narcotic Substances Act 1997 and the Role of Forensic Evidence." *Global Legal Studies Review* 7, no. 2 (2022): 33–40. https://www.glsrjournal.com/article/an-appraisal-of-cases-under-section-9c-of-the-control-of-narcotic-substance-act-1997-and-the-role-of-forensic-evidence.
- Khan, Muhammad Imran. "Role of Forensic Evidence in Cases under Section 9(c) of the Control of Narcotic Substances Act 1997." *Global Legal Studies Review* 7, no. 2 (2022): 25–32. https://journals.asianindexing.com/article.php?id=1682060029632_1182.
- Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfa al-'Ilmiyya, 1330 AH.
- Naik, Zakir. *Islām par Chālīs I'tirāḍāt ke 'Aqlī wa Naqlī Jawāb*. Delhi: Delhi Kitāb Ghar, 2008.
- Nasā'ī, Aḥmad ibn Shu'ayb. *Sunan al-Nasā'ī*. Cairo: 2000.
- Tabrīzī, Walī al-Dīn Muḥammad ibn 'Abd Allāh. *Mishkāt al-Maṣābīḥ*. Cairo: 2000.
- Tirmidhī, Abū 'Īsā Muḥammad ibn 'Īsā. *Al-Jāmi' al-Tirmidhī*. Cairo: 2000.
- "Meaning of Munashshiyaat." *Rekhta Dictionary*. Accessed August 12, 2025. https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-munashshiyaat?lang=ur.
- "Munshiyāt ke Muzir Asrāt." *Māhnāma Majalla Nadwat al-'Ulamā'*. Karachi: Maktaba Nadwat al-'Ulamā', 2003.
- Sadaqat Clinic. "Increasing Trend of Drugs & Psychological Problems in the Society." Accessed August 12, 2025. https://www.sadaqatclinic.com/increasing-trend-of-drugs-psychological-problems-in-the-society/.